سورة آل عمران

آیات ۱۹۴ - ۱۹۰

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی
الۡاَلۡبَابِ ۚ﴿۱۹۰﴾ الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِہِمۡ وَ یَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ
خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ہٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّکَ مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ فَقَدۡ اَخۡزَیۡتَہٗ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِیۡنَ
مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیۡ لِلۡاِیۡمَانِ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِرَبِّکُمۡ
فَاٰمَنَّا ٭ۖ رَبَّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَ کَفِّرۡ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ ۚ﴿۱۹۳﴾
رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدۡتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَ لَا تُخۡزِنَا یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ اِنَّکَ لَا تُخۡلِفُ
الۡمِیۡعَادَ ﴿۱۹۴﴾

آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد
اور تنظیمی ہدایات
1
آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ
سے خطاب کی تمہید
اور اسلام کی دعوت
2
آیت
33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست
خطاب -(۹ ہجری میں)
قصہ مریمؑ اور زکریاؑ
عقیدۂ تثلیث کا ابطال
3
آیت
64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے
شر سے آگاہ اور خبردار کیا
گیا ہے
4
آیت
102- 120
مسلم امہ سے خطاب
عمومی، اصولی اور تنظیمی
ہدایات
5
آیت
121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد
کی سنگین صورتحال پر
تبصرہ اور ہدایات
6
آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

سورة آل عمران کا آخری رکوع

- یہ رکوع (آیت ۱۹۰ سے ۲۰۰ تک) قرآن مجید کے عظیم ترین مقامات میں سے ہے
- اس کی پہلی چھ آیات (۱۹۰ سے ۱۹۵) کے بارے میں روایت آتی ہے کہ جس شب میں یہ نازل ہوئیں تو پوری رات حضور اکرم ﷺ پر رقت طاری رہی اور آپؐ کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہوئے روتے رہے نماز تہجد کے دوران بھی آپ پر رقت طاری رہی۔ پھر آپ نے بہت طویل سجدہ کیا، اس میں بھی گریہ طاری رہا اور سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ پھر آپ کچھ دیر لیٹے رہے لیکن وہ کیفیت برقرار رہی۔ یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی۔ حضرت بلالؓ جب فجر کی نماز کی اطلاع دینے کے لیے حاضر ہوئے اور آپؐ کو اس کیفیت میں دیکھا تو وجہ دریافت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بلال! میں کیوں نہ روؤں کہ آج کی شب میرے ربّ نے مجھ پر یہ آیات نازل فرمائی ہیں''۔ پھر آپ نے ان آیات کی تلاوت فرمائی

ایک روایت میں یہ کہ پھر آپؐ نے فرمایا " وَيْلٌ لِمَنْ قَرَأَهَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيهَا - خرابی ہے اس کے لیے جس نے اسے پڑھا اور اس میں غور نہیں کیا " (رواه ابن حبان ، وصححه الألباني والتّرغيب والتّرهيب)

- حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہؓ کے پاس رات گذاری۔ رسول اللہ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ آدھی رات کو یا اس سے کچھ پہلے یا اس کے کچھ بعد تک سوتے رہے پھر آپؐ جاگ گئے اور نیند بھگانے کے لیے آپ نے اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرہ مبارک پر پھیرا پھر آپؐ نے سورۃ آل عمران کی آخری دس آیتوں کو پڑھا یہاں تک کہ ختم فرمایا (بخاري ومسلم و ابوداؤد و نسائي وابن ماجه و بيهقي)

سورۃ آل عمران کا آخری رکوع

- ایک اور روایت (ابن مردویہ عن سعید بن جبیر و عن ابن عباس) میں آیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صبح (تہجد کے لیے) اٹھنے کے بعد آسمان کی طرف منہ کرکے یہ آیات تلاوت فرمائیں

اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی:

اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَمِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُورًا وَمِنْ خَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا وَأَعْظِمْ لِي نُورًا "آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میرے دل میں نور کردے، میری آنکھوں میں نور کردے، میرے اوپر نور کردے، میرے نیچے نور کردے، میرے دائیں نور کردے، میرے بائیں نور کردے، میرے سامنے نور کردے، میرے پیچھے نور کردے اور میرے اندر نور کردے اور میرے لئے نور کو عظیم کردے (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ - بے شک پیدائش میں

السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ - آسمانوں اور زمین کی

وَ اخۡتِلَافِ - اور مختلف ہونے (یعنی آنے جانے) میں

الَّیۡلِ وَ النَّهَارِ - دن اور رات کے

لَاٰیٰتٍ - بیشک کچھ نشانیاں ہیں

لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ - عقل والوں کے لیے

الباب، لُب کی جمع (کسی چیز کا خلاصہ، جوہر۔ عقل
انسانی وجود کا جوہر عقل و فکر ہی ہے
وہ عقل جو خالص ہو اور وہم و خیال سے بھی دور ہو

بے شک زمین اور آسمانوں کی پیدائش میں اور رات اور دن کے باری باری سے آنے میں اُن ہوش مند لوگوں کے لیے بہت نشانیاں ہیں

Surely in the creation of the heavens and the earth, and in the alternation of night and day, there are signs for men of understanding.

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾

اللہ کی معرفت کے اسباب کا ذکر

- اللہ تعالیٰ نے یہاں مظاہر قدرت کا ذکر کرکے ارشاد فرمایا کہ اِن کے اندر اُن لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔ جو لوگ زمین وآسمان کی تخلیق اور کائنات کے دیگر اسرار و رموز پر غور کرتے ہیں، انھیں کائنات کے خالق اور اس کے اصل فرمانروا کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے
- ان لوگوں کو اولوا الالباب کا نام دیا گیا ہے یعنی عقل والے، غور و فکر کرنے والے
- اللہ کے یہ ہوش مند بندے وہ ہیں جو آسمان اور زمین کی پیدائش پر غور کرتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ یہ سب چیزیں کیسے وجود میں آ گئیں ؟ ان کو کس نے پیدا کیا اور کیوں پیدا کیا ؟
- یہ ہدایت کا پہلا قدم ہے کہ کائنات کو دیکھو، مظاہر فطرت کا مشاہدہ کرو، چیزوں کی تخلیق، تخلیق کی پیچیدگی، اس کے افعال، ہیئت اور نظم، اس کے مقصد تخلیق پہ غور کرو، یہ سب آیات الٰہیہ ہیں، ان کو دیکھو اور اللہ کو پہچانو، ان میں اللہ کی قدرتِ کاملہ اور حکمت بالغہ کی ان گنت نشانیاں موجود ہیں
- ان نشانیوں (آیات) پہ غور کرنے سے ایک سلیم الفطرت انسان لازماً اس نتیجے پہ پہنچ جاتا ہے کہ یہ عظیم کارخانہ بے غایت و بے مقصد نہیں ہو سکتا، اور جب بے غایت و بے مقصد نہیں ہو سکتا تو لازم ہے ایک دن ایسا آئے جس میں گناہ گار اور نیکوکار دونوں اپنے اپنے اعمال کا بدلہ پائیں

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿١٩٠﴾

- اس آیت کریمہ میں سب سے پہلی بات یہ فرمائی گئی ہے کہ زمین اور آسمان کی پیدائش اور رات اور دن کے آنے جانے میں عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں- (پھر بعد میں ان کے اوصاف کا ذکر ہے)
- یہ لوگ آسمان اور زمین کی پیدائش اور اختلاف لیل و نہار میں مضمر نشانیوں پر غور کرتے ہیں
- وہ فلکیات کو دیکھتے ہیں تو ان سے لوگوں کی قسمتوں کا حال معلوم نہیں کرتے ہیں- اس میں ان کو دکھائی دیتا ہے کہ اس میں ایک سے ایک بڑا کرّہ محوِ پرواز ہے، ان کا مدار، ان کی منزلیں، ان کی کیفیت سفر، ان کی حرکتوں کی رفتار اس قدر منظّم و مرتب ہے کہ کبھی ان میں ایک لمحے کا توقف نہیں ہوتا اور کبھی تقدیم و تاخیر پیش نہیں آتی، کبھی اپنے راستے گم نہیں کرتے، کبھی اپنے مدار سے نہیں نکلتے، کبھی ان میں تصادم نہیں ہوتا۔ سوال یہ ہے کہ انھیں وجود کس نے بخشا ہے؟ یہ بے سہارا محوِ پرواز کیسے ہیں؟

وہ کس کھونٹے سے بندھے ہوئے ہیں؟ اور جو محوِ پرواز ہیں ان کی سمت سفر اور رفتار سفر کس نے مقرر کی ہیں کہ ان کا دیگر کروڑوں اربوں اجسام فلکی سے تصادم نہیں ہوتا؟ یہ زمین اور آسمان کو تھامنے والی وہ کون سی قوت ہے کہ جس کی نافرمانی کوئی نہیں کرتا، جس کے احکام کبھی توڑے نہیں جاتے

- ان اولوا الالباب کی عقلیں ہر مخلوق کے ارد گرد گھومنے کی بجائے اس کے خالق کو تلاش کرتی ہیں۔ ہر مخلوق میں وہ اپنے خالق کی جھلک دیکھتی ہیں

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾ۚ

- کائنات کی چیزوں کی خلق کے بارے میں جب انسان اس بات پہ پہنچ جاتا ہے کہ ان سب کو پیدا کرنے والا کوئی حکیم، مدبر اور منتظم ہے تو پھر وہ اس کا اطلاق اپنے اوپر بھی کرتا ہے
- کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی میرا معبود، مسجود، مطلوب، محبوب، اور حاکم حقیقی ہے تو پھر خود بخود یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ میں اس کا اگر بندہ ہوں اور وہ میرا معبود ہے تو میری بندگی کرنے کا طریقہ کیا ہے

مجھے کس طرح اللہ کی عبادت کرنی چاہیے؟ وہ کیا احکام ہیں جس میں مجھے اللہ کی اطاعت کرنی چاہیے؟ وہ کیا کام ہیں جن سے اللہ کی اطاعت میں مجھے رک جانا چاہیے؟ اور وہ اللہ کے پسندیدہ مقاصد کیا ہیں جن کی خاطر مجھے زندگی قربان بھی کرنا پڑے تو کر دینی چاہیے؟

اور اس سے یہ نتیجہ بھی آپ سے آپ نکلتا ہے کہ ایک دن ایسا ہونا چاہیے کہ جب میں اپنے پروردگار کے سامنے جواب دہی کے لیے حاضر کیا جاؤں وہ مجھ سے تمام اعمال کا حساب لے۔ کامیابی کی صورت میں جزا سے نوازے اور ناکامی کی صورت میں سزا دے

یہ وہ پورا عمل (process) ہے جس کی طرف اس آیت کریمہ میں اشارہ کیا گیا ہے۔

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾ۚ

- نبی کریم ﷺ نے اپنے ماننے والوں کی جو تربیت کی اور ان کو جو بصیرت عطا کی تھی وہ یہی بصیرت تھی جس نے ان کے لیے خالق و مخلوق کے رشتے کو پہچاننا آسان کر دیا تھا

- ایک شخص نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ آپ نے اپنے پروردگار کو کیسے پہچانا؟ آپ نے فرمایا: شہتوت کے پتے سے۔ سائل نے حیران ہو کر کہا: وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا:

شہتوت کا پتہ اگر بکری کھاتی ہے تو وہ مینگنیاں کر دیتی ہے، اگر ریشم کا کیڑا کھاتا ہے تو وہ ریشم بنتا ہے اگر خُتَن کا ہرن کھاتا ہے تو اس کے ناف سے کستوری نکلتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر پتے کی کوئی خصوصیت ہے تو ہر جگہ یکساں ہونی چاہیے لیکن ہم تینوں جگہ مختلف خصوصیات کا اظہار دیکھتے ہیں

اس کا مطلب یہ ہے کہ پتے کی کوئی خصوصیت نہیں بلکہ اصل قوت اس ہاتھ میں ہے جو کہیں اسے گوبر میں بدل دیتا ہے، کہیں ریشم کے دھاگے میں اور کہیں کستوری میں۔ وہ ہاتھ جو یہ تبدیلیاں عمل میں لاتا ہے دراصل وہی میرے اللہ کا ہاتھ ہے۔

- ہر کہ بینم درجہاں غیرے تو نیست یا توئی یا خوئے تو یا بوئے تو

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے وہ سب تیرا ہی جلوہ ہے۔ یا تو خود ہے یا تیری خوشبو ہے یا تیرا اجمال ہے (امیر خسرو)

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ - وہ لوگ جو یاد کرتے ہیں اللہ کو

یذکرون= ذکر کا دوام اور استمرار

قِيَامًا وَقُعُودًا - کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے

قیام - کھڑا ہونا، قعود - بیٹھنا

وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ - اور اپنی کروٹوں پر

جُنُوب ، جَنْبٌ کی جمع (طرف یا پہلو)

وَيَتَفَكَّرُونَ - اور سوچ بچار کرتے ہیں

فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ - آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ - (تو وہ کہتے ہیں کہ) اے ہمارے ربّ نہیں پیدا کیا تو نے

هَٰذَا بَاطِلًا - اس کو بے مقصد

باطل - لغو، بے بنیاد، بے حقیقت، بے مقصد - (حق کی ضد)

سُبْحَانَكَ فَقِنَا - تو پاک ہے، پس تو بچا ہم کو

عَذَابَ النَّارِ - آگ کے عذاب سے

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَ الْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

جو اٹھتے، بیٹھتے اور لیٹتے، ہر حال میں خدا کو یاد کرتے ہیں اور آسمان و زمین کی ساخت میں غور و فکر کرتے ہیں (وہ بے اختیار بول اٹھتے ہیں) "پروردگار! یہ سب کچھ تو نے فضول اور بے مقصد نہیں بنایا ہے، تو پاک ہے اس سے کہ عبث کام کرے پس اے رب! ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے

those who remember Allah while standing, sitting or (reclining) on their backs, and reflect in the creation of the heavens and the earth, (saying): 'Our Lord! You have not created this in vain. Glory to You! Save us, then, from the chastisement of the Fire.

محمد اقبال

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا

صاحبان عقل و دانش کے اوصاف

- یہ اولوا الالباب نظام کائنات کا بغور مشاہدہ کرتے ہیں تو یہ حقیقت ان پر کھل جاتی ہے کہ یہ محض اتفاق کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ سراسر ایک حکیمانہ نظام ہے۔ اور یہ بات سراسر حکمت کے خلاف ہے کہ جس مخلوق میں اللہ نے اخلاقی حس پیدا کی ہو، جسے تصرف کے اختیارات دیے ہوں، جسے عقل و تمیز عطا کی ہو، اس سے اس کی حیات دنیا کے اعمال پر باز پرس نہ ہو، اور اسے نیکی پر جزا اور بدی پر سزا نہ دی جائے
- وہ جان لیتے ہیں کہ یہ سارا عالم ہست بہت بڑے مدبر اور کارساز کا نظام ہے جس میں کوئی چیز بے کار نہیں
- کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہر حالت میں اللہ کو یاد کرنے کی اہمیت (سلیم الفطرت انسانوں کا وظیفہ)
- ہر حال میں دل سے اور زبان سے اللہ کے ذکر کی مشغولیت
- ذکر جب راسخ ہو جاتا ہے تو فکر میں ڈھل جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ذکر پر بار بار زور دیا گیا ہے۔ بہت سے ایسے کلمات بار بار ہمارے منہ سے کہلوائے جاتے ہیں (اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للہ، فاتحہ کی نماز میں تکرار، اذان کے الفاظ کی تکرار) - بار بار کے یہ قول و قرار بے معنی نہیں۔ یہ الفاظ، یہ تکرار اور یہ اصرار انسان کی شخصیت پر آہستہ آہستہ اثر انداز ہوتے ہیں۔
- ذکر کی جتنی بھی صورتیں ہیں، ان سے ایک فکر جنم لیتی ہے اور ذکر کا سب سے ذریعہ قرآنِ حکیم (الذکر)

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللهَ قِيٰمًا وَّ قُعُودًا وَّ عَلٰى جُنُوبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُونَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ

ذکر و فکر کا اختلاط - اس آیت کریمہ میں

- ذکر - کے لغوی معنی یاد کرنا، بیان، چرچا، تذکرہ، یادآوری، کسی چیز کو محفوظ کرلینا، کسی بات کا دل میں مستحضر کرلینا، حفاظت کرنا۔
- اللہ کا ذکر - استحضار اللہ فی القلب۔ اپنے دل میں اللہ کا استحضار
- فکر کا مطلب - غور و فکر کرنا اور عقل کے ذریعے کسی متعین نتیجے تک پہنچنا شامل ہے
- ذکر الٰہی کے غلط تصورات - اللہ کی یاد کے لئے دنیا ترک کردینا، اللہ ہو کی ضربیں لگانا، فنا فی الشیخ یا فنا فی اللہ کے مراقبے کرنا، قبر پر چلہ کشی کرنا، کشف و کرامات کو ذکر اللہ کا مقصد قرار دینا، کئی ہزار یا لاکھ مرتبہ کسی مخصوص وظیفے کا ورد کرنا یا کسی غیر مستند تسبیح سے دنیاوی مقاصد کا حصول وغیرہ
- اسی طرح بغیر سوچے سمجھے، مفہوم پر غور کیے بغیر کچھ الفاظ کی تکرار اور ضربیں کوئی نفع بخش ذکر نہیں
- اسی طرح ایسا ذکر جو فکر کو جنم نہ دے کسی طرح مفید نہیں ہو سکتا
- "اتنا تو ہم نے تمہیں بتا دیا، آگے خود سوچو، غور و فکر کرو، اور اگر فکر میں کہیں رکاوٹ پیدا ہو جائے اور تم محسوس کرو کہ وہ جامد ہو رہا ہے تو جاؤ اور مزید ذکر کرو" (مولانا روم)

ایں قدر گفتیم باقی فکر کن! فکر اگر جامد بود رو ذکر

الَّذِيۡنَ يَذۡكُرُوۡنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّعَلٰى جُنُوۡبِهِمۡ وَيَتَفَكَّرُوۡنَ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ

ذکر و فکر کا اختلاط - اس آیت کریمہ میں

- علامہ اقبالؒ نے ذکر و فکر کے اس اختلاط کو بہت عمدہ بیان کیا ہے:
- جز بہ قرآں ضیغمی روباہی است فقرِ قرآں اصل شاہنشاہی است

قرآن کے بغیر شیر (کی خصوصیات) بھی لومڑی کی (سی) ہیں اصل شاہنشاہی قرآن کے تعلیم کردہ فقر میں ہے

- فقر قرآں! اختلاطِ ذکر و فکر فکر را کامل نہ دیدم جز بہ ذکر!

"معلوم ہے فقر قرآنی کیا ہے؟ یہ ذکر و فکر دونوں کے مجموعے سے وجود میں آتا ہے اور حقیقت یہی ہے کہ ذکر کے بغیر فکر مکمل نہیں ہو سکتا۔"

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾

- آیت (آية) - کے معنی ہیں نشانی (آیت گویا اللہ کے علم و حکمت کی نشانی ہے)
- اصطلاحاً، قرآن کے وہ جملے ہیں کہ جن سے سورتیں تشکیل پاتی ہیں
- آیت کا لفظ قرآن پاک میں (مفرد، تثنیہ اور جمع کی صورت میں) کل 383 مرتبہ آیا ہے
- آیت، نشانی کے علاوہ قرآن میں ان معانی میں بھی آیا ہے:

علامت، عبرت، معجزہ، عجیب و عجیب امر، برہان و دلیل، آثار قدرت

- اس طرح ہر موجود کہ جو خدا کے وجود یا صفات خدا کی علامت ہو اسے آیت کہا گیا ہے

1. قرآنی آیات - قرآن کریم کے الفاظ پہ مشتمل (آیات)
2. آفاقی آیات (جو کائنات میں پھیلے مظاہر قدرت سے متعلق ہیں)
3. انفسی آیات (وہ نشانیاں جو انسان کی ذات، اس کے اعضا اور قوائے انسانی کی پیچیدگیوں سے متعلق، انسانی نفس اور اس کے عجائبات سے متعلق ہیں

- سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ (حٰم السجدة:٥٣) عنقریب ہم اُن کو اپنی نشانیاں آفاق میں بھی دکھائیں گے اور ان کے اپنے نفس میں بھی، یہاں تک کہ اُن پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ یہ قرآن واقعی برحق ہے

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ

- قرآن مجید نے بندۂ مومن کی بنیادی صفات و شرائط کے ضمن میں جو اَوصاف ذِکر کئے ہیں اُن میں آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں تفکر کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے
- قرآن و حدیث میں غور و فکر اور تدبر کے بارے میں خاص طور پر آیات انفسی و آفاقی میں زیادہ تاکید کی گئی ہے
- قرآن کریم کی 756 آیات ایسی ہیں، جن میں بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر غور و فکر، بصیرت و تدبر اور مشاہدے کی ترغیب یا حکم دیا گیا ہے
- حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ص ﷺ نے قبیلہ عبدالقیس کے سردار (منذر بن عائذ ؓ) سے فرمایا تم میں دو باتیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ ایک بردباری اور دوسرے غور و فکر کے بعد کام کرنا (إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ: الْحِلْمُ، وَالأَنَاةُ - مسلم)
- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا الأَنَاةُ مِنَ اللَّهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ (الترمذی) -کاموں کی متانت، اطمینان اور سوچ سمجھ کر انجام دینا اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور جلد بازی کرنا شیطان کے اثر سے ہوتا ہے
- اللہ کی مخلوقات میں فکر و نظر بھی عبادت و ہدایت ہے، بلکہ یہ خیر کی ابتدا اور خیر کیلیے کلید ہے، فکر و نظر کے ذریعے اللہ تعالی کی تعظیم ہوتی ہے نیز انسان کا ایمان اور یقین بھی بڑھتا ہے، اس سے دلی بصیرت پروان چڑھتی ہے، دل غفلت سے بیدار ہوتا ہے اور دل کو نئی زندگی، تدبر، محبتِ الٰہی اور نصیحت حاصل ہوتی ہے

قرآنِ مجید کی کچھ مخصوص آیات کے نام

قرآن کی بعض آیات مختلف وجوہات کی بنا پر مخصوص نام اور عنوان سے مشہور ہو گئی ہیں جن میں سے کچھ :

1. آیت الکرسی (بقرہ/۲۵۵)
2. آیت بِرّ (بقرہ/ ۱۷۷)
3. آیت نور (نور/۳۵)
4. آیت شہادت (آل عمران/۱۸)
5. آیت افک (نور/ ۱۲)
6. آیت امانت (احزاب/ ۷۲)
7. آیت ملک (آل عمران/ ۲۶)
8. آیت مباہلہ (آل عمران/ ۶۱)
9. آیت تطہیر (احزاب/۳۳)
10. آیت سیف (توبہ/۵)
11. آیت تبلیغ (مائدہ/ ۶۷)
12. آیت حجاب (نور/ ۳۱)
13. آیت اکمال (مائدہ،۵)
14. آیت ابتلا (بقرہ/ ۱۲۴)
15. آیت خیر البریہ (بینہ/۷)
16. آیت وضو (سورہ مائدہ/۶)
17. آیت صلوات (سورہ احزاب/۵۶)
18. آیت اُخُوّت (سورہ حجرات/۱۰)
19. آیت اِولوالامر یا آیت اطاعت (سورہ نساء/۵۹)
20. آیات تیمم (سورہ نساء/۴۳ اور سورہ مائدہ/۶)
21. آیت نور (سورہ نور/۳۵)
22. آیت میثاق/ آیت عہد الست (سورہ اعراف/۱۷۲)

قرآنِ مجید کی کچھ مخصوص آیات کے نام

23. آیت استخلاف (سورہ نور/۵۵)
24. آیت شِفاء (سورہ بنی اسرائیل۔اسراء/۸۲)
25. آیت تاسی (اسوۂ حسنہ) سورہ احزاب/۲۱)
26. آیت نشوز (سورہ النساء/ ۳۴)
27. آیت صوم (سورہ بقرہ/۱۸۳)
28. آیت انفال (سورہ انفال/۱)
29. آیت نبأ (سورہ الحجرات/۶)
30. آیت انذار (سورہ شعراء/۲۱۴)
31. آیت جلباب (سورہ احزاب/۵۹)
32. آیت محاربہ (سورہ مائدہ/ ۳۳)
33. آیات تحدی (چیلنج) [(۱) سورہ طور/34 (۲) سورہ قصص/۴۹ (۳) سورہ اسراء/۸۸]

قرآنِ مجید کی آیات (تعداد)

- علوم القرآن کی مختلف کتب میں قرآن کریم کی آیات کی تعداد مختلف آئی ہے
- وجہ اختلاف یہ ہے کہ آیات قرآنی کو شمار کرنے کے سات طریقے/روایات/مکتب ہیں (ایسا نہیں ہے کہ قرآن کریم کی آیات فی نفسہ زیادہ یا کم ہیں)
- بعض نے بسم اللہ کو تمام سورتوں کی ایک آیت کے طور پہ شمار کیا جب کہ بعض نے نہیں کیا
- اس اختلاف کی ایک وجہ اس بات کا اختلاف بھی ہے کہ کوئی آیت کہاں ختم ہو رہی ہے
- آپ ﷺ تلاوت کے موقع پر ہر آیت پر وقف کرتے تھے اس سے واضح ہو جاتا کہ یہاں ایک آیت تمام ہو گئی لیکن پھر اپنی بات کی تکمیل کیلئے اور گفتگو کو ربط دینے کیلئے دوسری آیت کو اس کے ساتھ ملاتے جس سے بعض اوقات سننے والا یہ سمجھتا کہ یہاں فاصلہ اور وقف نہیں ہے تو وہ دو آیات کو ایک آیت سمجھ لیتا۔ اس وجہ سے روایات میں وصل اور وقف کے مقامات میں اختلاف پیدا ہوا ہے اور اسی وجہ سے آیات کی تعداد میں مختلف اقوال پیدا ہوئے ہیں
- قرآن مجید کی آیات کا شمار کا علم " علم الفواصل " کہلاتا ہے (قرآن کی آیات کے آخر کو فواصل کہتے ہیں)
- قرآن مجید کی آیات کی گنتی کے سات مکتب ہیں جو اس فن (عدّ آیات) کے ائمہ کی طرف منسوب ہیں، ان میں مکتب کوفی، بصری، مدنی (اوّل وثانی)، مکی، دمشقی اور حمصی مشہور ہیں

قرآنِ مجید کی آیات (تعداد)

- کوفی مکتب کی گنتی کی ایک نسبت امام شاطبیؒ کے مطابق حضرت علیؓ کی طرف ہے (سعید بن جبیر، شعبی، یسیر بن عمرو، ابراہیم النخعی، یحییٰ بن وثاب، خثیمہ بن عبدالرحمٰن اور عاصم بن ابی النجود اس مکتب کے ائمہ ہیں) کوفی گنتی کے مطابق قرآن کی آیات کی تعداد 6236 ہے (ایشائی ممالک، کچھ عرب ملکوں اور بہت سے افریقی ممالک میں یہی گنتی رائج ہے)، یہی گنتی زیادہ مصدقہ شمار ہوتی ہے
- مدنی مکتب — میں آیاتِ قرآنیہ کے دو شمار ہیں - اول (6000) اور ثانی (6214) - (روہ بن زبیر، عمر بن عبدالعزیز، نافع بن جبیر بن مطعم اور یزید بن رومان اس مکتب کے ائمہ کرام)
- مکی مکتب —اس مکتب کے آئمہ کرام میں عطاء بن ابی رباح، طاؤس، ابن ابی ملیکہ اور مغیرہ بن حکیم یمانی شامل ہیں -اس گنتی کے مطابق قرآنی آیات کی تعداد 6210 ہے
- بصری مکتب -اس مکتب کے آئمہ کرام میں حسن، ابن سیرین، مالک بن دینار، ثابت البنانی، ابو مجلز اور حبیب بن الشہید شامل ہیں -اس گنتی کے مطابق قرآنی آیات کی تعداد 6204 ہے
- دمشقی مکتب کے مطابق قرآنی آیات کی تعداد 6227 ہے
- حمصی مکتب کے مطابق قرآنی آیات کی تعداد 6232 ہے

قرآنِ مجید کی آیات (تعداد)

نمبر	سورة	آیات	نمبر	سورة	آیات	نمبر	سورة	آیات	نمبر	سورة	آیات	نمبر	سورة	آیات
1	الفاتحه	7	26	الشعراء	227	51	الذاریات	60	76	الدهر	31	101	القارعة	11
2	البقرة	286	27	النمل	93	52	الطور	49	77	المرسلات	50	102	التکاثر	8
3	آل عمران	200	28	القصص	88	53	النجم	62	78	النباء	40	103	العصر	3
4	النساء	176	29	العنکبوت	69	54	القمر	55	79	النازعات	46	104	الهمزة	9
5	المائده	120	30	الروم	60	55	الرحمن	78	80	عبس	42	105	الفیل	5
6	الانعام	165	31	لقمان	34	56	الواقعه	96	81	التکویر	29	106	قریش	4
7	الاعراف	206	32	السجده	30	57	الحدید	22	82	الانفطار	19	107	الماعون	7
8	الاعراف	75	33	الاحزاب	73	58	المجادله	22	83	المطففین	36	108	الکوثر	3
9	التوبه	129	34	سبا	54	59	الحشر	24	84	الانشقاق	25	109	الکافرون	6
10	یونس	109	35	فاطر	45	60	الممتحنه	13	85	البروج	22	110	النصر	3
11	ہود	123	36	یسین	83	61	الصف	14	86	الطارق	17	111	تبت	5
12	یوسف	111	37	الصافات	182	62	الجمعه	11	87	الاعلیٰ	19	112	الاخلاص	4
13	الرعد	43	38	ص	88	63	المنافقون	11	88	الغاشیه	26	113	الفلق	5
14	ابراهیم	52	39	الزمر	75	64	التغابن	18	89	الفجر	30	114	الناس	6
15	الحجر	99	40	المومن	85	65	الطلاق	12	90	البلد	20		کل	6236
16	النحل	128	41	حم سجده	54	66	التحریم	12	91	الشمس	15			
17	بنی اسرائیل	111	42	الشوری	53	67	الملک	30	92	اللیل	21			
18	الکهف	110	43	الزخرف	89	68	القلم	52	93	الاضحی	11			
19	مریم	98	44	الدخان	59	69	الحاقه	52	94	الم نشرح	8			
20	طه	135	45	الجاثیه	37	70	المعارج	44	95	التین	8			
21	الانبیاء	112	46	الاحقاف	35	71	نوح	28	96	العلق	19			
22	الحج	78	47	محمد	38	72	الجن	28	97	القدر	5			
23	المومنون	118	48	الفتح	29	73	المزمل	20	98	البینه	8			
24	النور	64	49	الحجرات	18	74	المدثر	56	99	الزلزال	8			
25	الفرقان	77	50	ق	45	75	القیامه	40	100	العادیات	11			

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ فَقَدۡ اَخۡزَيۡتَهٗ ‌ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۱۹۲﴾

رَبَّنَآ اِنَّكَ - اے ہمارے ربّ بیشک تو

مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ - جس کو داخل کرے گا آگ میں

فَقَدۡ اَخۡزَيۡتَهٗ - تو تُو نے رسوا کر دیا ہے اس کو

أخزَى يُخزِي ، إخزاءً - رسوا کرنا (۱۷)

وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ - اور نہیں ہے ظالموں کے لیے

مِنۡ اَنۡصَارٍ - کسی قسم کا کوئی مددگار

اے ہمارے رب ! تو نے جسے دوزخ میں ڈالا اسے در حقیقت بڑی ذلت و رسوائی میں ڈال دیا، اور پھر ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا

Our Lord! Whomever You cause to enter the Fire, him You indeed bring to disgrace, and for the wrong-doers there shall be no helpers.

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىۡ لِلۡاِيۡمَانِ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِرَبِّكُمۡ فَاٰمَنَّا ‌ۖ رَبَّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَكَفِّرۡ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ

رَبَّنَآ اِنَّنَا - اے ہمارے رب بیشک ہم نے

سَمِعۡنَا مُنَادِيًا - سنا ایک آواز دینے والے کو جو

يُّنَادِىۡ لِلۡاِيۡمَانِ - آواز دیتا ہے ایمان کے لیے

اَنۡ اٰمِنُوۡا بِرَبِّكُمۡ - کہ تم لوگ ایمان لاؤ اپنے رب پر

فَاٰمَنَّا - تو ہم ایمان لائے

رَبَّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا - اے ہمارے ربّ پس تو بخش دے ہمارے لیے

ذُنُوۡبَنَا - ہمارے گناہوں کو

وَكَفِّرۡ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا - اور دور کر دے ہم سے ہماری برائیوں کو

وَتَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ -اور موت دے ہم نیک لوگوں کے ساتھ

نَادَى يُنَادِي ، مُنَادَاةً - پکارنا (III)

مُنَاد - پکارنے والا

منادیاً سے مراد رسول اکرمؐ ہیں

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۚ ﴿١٩٣﴾

مالک ! ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا جو ایمان کی طرف بلاتا تھا اور کہتا تھا کہ
اپنے رب کو مانو ہم نے اس کی دعوت قبول کر لی، پس اے ہمارے آقا ! جو
قصور ہم سے ہوئے ہیں ان سے در گزر فرما، جو برائیاں ہم میں ہیں انہیں دور
کر دے اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کے ساتھ کر

Our Lord! we have heard the call of one calling (Us) to Faith saying: "Believe in your Lord"; so we did believe. Our Lord, forgive us our sins, and wipe out our evil deeds and make us die with the truly righteous

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىۡ لِلۡاِيۡمَانِ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِرَبِّكُمۡ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَكَفِّرۡ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ‌

دعوت کے باب میں اولوا الالباب کا رویہ

- یہ اربابِ دانش (اولوا الالباب) کے رویے کا ذکر۔ کہ رسولوں کی دعوت کے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہیں
- یہ نبی یا رسول سے کوئی معجزے طلب نہیں کرتے نہ کٹ حجتیاں کرتے ہیں پیغمبر کی دعوت خود ان کے اپنے دل کی آواز ہوتی ہے
- یہ لوگ قلب منیر، عقل سلیم اور روشن دماغ کے حامل ہیں جیسے ہی انھوں نے ایک پکارنے والے کو سنا کہ جو ایمان کے لیے پکار رہا ہے اور ترغیب دے رہا ہے کہ لوگو اپنے رب کو مانو اس پر ایمان لاؤ اور اس کی تصدیق کرو تو اس کی دعوت سنتے ہیں تو اس کی مخالفت کرکے اس کو دبانے کے بجائے اس پر لبیک کہتے ہیں اور اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں کہ ان کے گناہوں کو وہ معاف فرمائے، ان کی لغزشوں سے در گزر فرمائے اور ان کا خاتمہ اپنے وفا شعار بندوں کے ساتھ کرے
- یہ صاحبان عقل دنیا میں بھی اور مرتے وقت بھی نیک لوگوں کی رفاقت چاہتے ہیں۔
- الأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ (عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا-صحيح البخاري) تمام ارواح مجتمع لشکر تھیں، جس جس نے ایک دوسرے کو پہچانا وہ دنیا میں ایک دوسرے سے محبت کرتی ہیں اور جس جس روح نے وہاں ایک دوسرے کی پہچان نہ کی وہ یہاں ایک دوسرے سے بیگانہ رہتی ہیں

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ

- اپنے ہم دین لوگوں (مومنین) کو دعا میں شریک کرنا، آداب دعا میں سے ہے۔
- یہاں مومنین کو دعا، طلب مغفرت، نیک لوگوں کی ہمراہی اور حسن عاقبت کی ترغیب و تشویق
- وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ -
- اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں "اے ہمارے رب، ہمیں اور ہمارے اُن سب بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لیے کوئی بغض نہ رکھ، اے ہمارے رب، تو بڑا مہربان اور رحیم ہے
- ابرار، عام مومنین سے زیادہ بلند مرتبہ و مقام رکھتے ہیں۔ با ایمان اہل عقل چاہتے ہیں کہ وہ ابرار کے مقام و مرتبے تک جا پہنچیں
- اہل عقل نے ابرار کے مقام و مرتبے کی خواہش نہیں کی بلکہ ان کی رفاقت کی خواہش کی ہے، کہ متقین، صالحین، شہداء اور انبیاء کی رفاقت بھی خیر و برکت کا باعث ہو گی

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿١٩٤﴾

آتَی يُؤْتِي ، إِيتَاءً دینا (١٧)

رَبَّنَا وَاٰتِنَا - اے ہمارے ربّ اور تو عطا کر ہم کو

مَا وَعَدْتَّنَا - وہ جس کا تو نے وعدہ کیا ہم سے

عَلٰی رُسُلِكَ -اپنے رسولوں (کی زبانی)

وَلَا تُخْزِنَا - اور نہ تو رسوا کرنا ہم کو

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - قیامت کے دن

اِنَّكَ - بیشک تو

لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ - نہیں خلاف کرتا وعدے کے

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ
الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾

اے ہمارے رب ! جو وعدے تو نے اپنے رسولوں کے ذریعہ سے کیے ہیں اُن کو ہمارے ساتھ پورا کر اور قیامت کے دن ہمیں رسوائی میں نہ ڈال، بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف کرنے والا نہیں ہے"

'Our Lord, fulfil what You promised to us through Your Messengers, and disgrace us not on the Day of Resurrection; indeed You never break Your promise

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾

- اس دعا کا خاتمہ، توجہ الی اللہ اور فضل خداوندی کی امیدواری پر
- یہ صاحبانِ عقل و دانش اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ اس بات کا یقین تو نہیں کہ آیا ہم تیرے ان وعدوں کے مصداق ثابت ہو سکیں گے یا نہیں۔ لیکن اس بات کا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر وعدے کی وفا ہوتی ہے
- عاجزانہ درخواست کہ تو اپنی شان غفاری سے ہماری کوتاہیوں کی پردہ پوشی فرما اور رسولوں نے آپ کے جو وعدے ہم تک پہنچائے ہیں وہ وعدے پورے کردے
- یہ لوگ امید سے دامن بھرے ہوئے ہیں کہ قیامت کے دن وہ رسوانہ ہوں گے
- انسانوں کی تربیت کیلیئے، بشارت و نوید سنانا، انبیائے الہی کا ایک طریقہ ہے۔
- رَبَّنَا کی تکرار - اللہ کے بندوں کا اللہ کی طرف رجوع اور توجہ کا قرینہ
- اللہ کی جانب سے، مومنین کو اس اجر و ثواب کے حصول کی دعا و درخواست کی ترغیب، جس کا خود اس نے وعدہ کیا ہے۔ (اس کی رحمت و مغفرت اور اس کے فضل کا اظہار)

اضافی مواد

Reference Material

دعا اور اس کی اہمیت

- دُعا کے لغوی معنی ہیں پکارنا اور بلانا
- دَعَا يَدْعُو -مانگنا، طلب کرنا، درخواست کرنا، دعا کرنا، (مصدر-دَعْواً و دَعْوَةً و دُعَاءً و دَعْوَي)
- دعا کی جمع اَدْعِيَة ہے
- شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کے حضور التجا اور درخواست کرنے کو دعا کہتے ہیں - دعا اللہ کے حضور عاجزی، انکساری اور بے چارگی کا اظہار ہے اور عبودیت کی علامت ہے
- دعا کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید میں لفظ "دعا" اور اس کی مشتقات ۲۱۵ مرتبہ آئے ہیں اور ۷۰ سے زائد مقامات پر دعا مانگنے کی تاکید اور ترغیب آئی ہے
- قرآن مجید میں دعا کا لفظ ان معانی میں آیا ہے (۱) بلانا (۲) تعریف و ثنا (۳) قول (۴) مانگنا (۵) مدد طلب کرنا (۶) عبادت
- قرآنِ کریم اور احادیث مبارکہ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا صرف عبادت ہی نہیں ہے بلکہ بڑی عبادتوں میں سے ایک ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ایک بڑا اور اہم ذریعہ

دعا اور اس کی اہمیت

- وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ - (البقرۃ، 186) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں، تو آپ انہیں بتا دیں کہ میں بہت نزدیک ہوں، اور میں ہر پکارنے والی کی پکار کا جواب دیتا ہوں اور لوگوں کو چاہیے کہ مجھ پر پختہ ایمان رکھیں، تاکہ وہ لوگ اپنی راہ مراد کو پا سکیں
- وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ– (المؤمن، 60)۔ تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو۔ میں ضرور تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا، بے شک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے
- أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ (النمل، 62) ۔ کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جبکہ وہ اُسے پکارے اور کون اس کی تکلیف رفع کرتا ہے؟
- يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ۔(الرحمن: 29) آسمانوں اور زمین میں جو مخلوق بھی موجود ہے سب اسی سے (اپنی حاجات) مانگتے ہیں۔ وہ ہر روز ایک نئی شان میں ہے
- ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ج (الأعراف: 55) اپنے پروردگار کو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے پکارو

دعا اور اس کی اہمیت

- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرما یا "لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ مِنَ الدُّعَاءِ اللہ کے ہاں دعا سے بڑھ کر کوئی عمل افضل نہیں" (ترمذي، ابن ماجه ، مسند احمد)
- عن سلمان الفارسي رضي الله عنه قال، أَنَّ النَّبِي صلَّى الله عليه وسلَّم۔قال:لَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ ، وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ (رواه أحمد والترمذي وابن ماجه)۔نیکی عمر میں اضافہ کرتی ہےاور دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے
- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالدُّعَاءِ " دعا نازل شدہ اور نازل ہونے والی (آفات) سب کے لیے نفع بخش ہے لہٰذا اے اللہ کے بندو ! دعا ضرور کیا کرو (سنن ترمذي صحيح للالبانى)
- حضرت سلمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا " تمہارا رب بڑا حیا کرنے والا ہے اور سخی ہے جب بندہ اس کے حضور ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسے خالی لوٹاتے ہوئے شرم آتی ہے (ابن ماجه، صحيح للالبانى)

دعا اور اس کی اہمیت

- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللَّهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ " تم میں سے جس کے لیے دعا کا دروازہ کھولا گیا (یعنی دعا مانگنے کی توفیق دی گئی) تو اس کے لیے گویا رحمت کے دروزے کھول دیئے گئے اور جو چیز اللہ سے مانگی جاتی ہے ان میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ عافیت ہے ۔(سنن ترمذي)
- عن انس رضي الله عنه قال، قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ حَتَّى يَسْأَلَهُ الْمِلْحَ وَحَتَّى يَسْأَلَهُ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ ۔(سنن ترمذي) تم میں سے ہر ایک کو اپنی ضرورت اللہ سے مانگنی چاہیئے حتیٰ کہ جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اسی سے مانگیں
- سیدنا ابوہریرہ / سیدنا جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
- "اللہ تعالیٰ ہر دن اور رات میں کچھ لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے، ان میں سے ہر ایک شخص کی ایک دعا ضرور ایسی ہوتی ہے جو قبول کی جاتی ہے۔" (مسند أحمد)

قبولیتِ دعا کی شرائط

دعا ایک عبادت ہے لہٰذا اللہ کے ہاں اس کی قبولیت کے لیے کچھ شرائط کا ہونا ضروری ہے

1. **اخلاص**- جب کوئی مانگے تو صرف اللہ سے مانگے آپ ﷺ نے ابن عباسؓ کو فرمایا" تم جب بھی مانگو تو اللہ تعالی سے مانگو اور جب بھی مدد چاہو تو صرف اللہ تعالی سے مدد چاہو" ترمذی فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ اللہ کیلیے عبادت خالص کرتے ہوئے اللہ کو ہی پکارو چاہے یہ کافروں کیلیے ناگوار ہو
2. **عجلت نہ کرنا** —انسان دعا کرے تو نتیجے کا انتظار کرے اور جلدی نہ کرے جلد بازی کرے سے دعا ضائع ہو جاتی ہے —آپ ﷺ نے فرمایا انسان کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے جب تک جلد بازی کرتے ہوئے یہ نہ کہے: دعا تو بہت کی ہے لیکن قبول ہی نہیں ہوتی (بخاری و مسلم)
3. **نیکی اور بھلائی کی دعا کرنا** - دعا نیکی کی ہو، گناہ اور خطا کی نہ ہو، اس ضمن میں خاص طور پر قطع رحمی کا ذکر آیا ہے (کہ قطع رحمی کی دعا نہ ہو اور نہ انسان خود قطع رحمی میں ملوث ہو)
4. **اللہ کے بارے میں حسن ظن** — نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے اپنے بارے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں (بخاری)
5. **حضورِ قلب** - دعا مانگتے وقت دل میں اللہ تعالی کی عظمت اجاگر ہونی چاہیے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جان لو! بیشک اللہ تعالی کسی بھی غافل دل سے کوئی دعا قبول نہیں فرماتا (ترمذی)

قبولیتِ دعا کی شرائط

6. حلال کھانا پینا- قبولیتِ دعا کی شرائط میں سے ایک اہم شرط حلال خوری ہے

7. آپ ﷺ پر درود- ایک حدیث میں ہے کہ : دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک نبی ﷺ پر درود نہ پڑھا جائے)

8. امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی وصیت- جس معاشرے میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ختم ہو جائے اس معاشرے کے افراد کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں (والَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتَأْمُرُنَّ بالْمَعْرُوفِ، ولَتَنْهَوُنَّ عَنِ المنْكَرِ، أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ، ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلا يُسْتَجابُ لَكُمْ– اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم لازماً امر بالمعروف و نہیِ عن المنکر کرتے رہوگے ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب بھیجے گا پھر تم دعائیں کروگے اور تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں گی- رواه الترمذي)

9. محرمات اور گناہ کا ترک کرنا- فسق و فجور اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے ہوتے ہوئے دعائیں کیسے قبول ہو سکتی ہیں

10. سعی و کوشش- دعا کا معنی یہ نہیں ہے کہ انسان کام و سعی اور کوشش چھوڑ دے اور گھر بیٹھ کر فقط دعا کرتا رہے یہ آپ ﷺ کی سنت مبارکہ کے خلاف ہے

دعا کرنے کے آداب

اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کے چند ایسے آداب ہیں جن سے توقع ہے کہ دعائیں مستجاب ہوں گی

1. دعاء کی ابتدا اللہ کی حمد و ثناء اور نبی کریم ﷺ پر درود پاک بھیج کر کرنا (الترمذی،حدیث 3399)

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے سنا "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، الأَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ.... " اے اللہ ! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو اکیلا اور بے نیاز ہے جس نے نہ کسی کو جنا ہے اور نہ اس کو کسی نے جنا، جس کا کوئی ہمسر نہیں (لہٰذا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں.....)

یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس آدمی نے اللہ کا ایک بہت بڑا نام لے کر دعا کی ہے یہ نام لے کر جو سوال کرتا ہے وہ پورا ہوتا ہے اور جو دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے (الترمذی، وابن ماجہ، و ابوداؤد)

2. کھانے، پینے، پہننے اور کمانے میں حرام سے بچنا (نبی ﷺ نے سعد بن ابی و قاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا "سعد ! اپنا کھانا پاکیزہ رکھو تمہاری دعا قبول کی جائے گی"

دعا کرنے کے آداب

3. اللہ تعالی کے بارے میں قبولیت کا مکمل یقین ہو، اور صدق دل سے دعا مانگے (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ سے مانگو تو قبولیت کے یقین سے مانگو، یہ یاد رکھو! اللہ تعالی کسی غافل اور لاپرواہ دل کی دعا قبول نہیں فرماتا- الترمذی:3479)

4. گناہوں کا اعتراف- انسان جب اللہ کے سامنے حاضر ہو تو اپنے گناہوں کا اعتراف کرے (کہ میں تیرا بندہ ہوں تو میرا رب ہے میں اپنی جان پر ظلم کر بیٹھا ہوں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں تو میرا گناہ بخش دے (مسند أحمد)

5. سختیوں اور مصیبتوں کے وقت خاص طور پر اپنے نیک اعمال کے واسطے سے دعا مانگنا

6. دعا مانگنے سے پہلے کوئی نیک کام مثلاً: صدقہ دینا، یا نماز پڑھنا وغیرہ

7. دونوں ہاتھ پھیلا کر اور اوپر اٹھا کر دعا مانگنا (اگرچہ دعا دل میں بھی مانگی جا سکتی ہے)

8. عاجزی، انکساری، اللہ کی رحمت کی امید اور اللہ سے ڈرتے ہوئے دعا مانگنا

9. بار بار دعا کرنا- تین مرتبہ مانگنا

10. جامع دعائیں مانگنا- (وہ دعائیں جن کے الفاظ مختصر اور مفہوم انتہائی وسیع (نبی اکرمؐ کی دعائیں)

دعا کی قبولیت کے زمان اور مکان

اگرچہ دعا کے لیے مخصوص مقامات کی کوئی قید نہیں، البتہ احادیث و آثار میں درج ذیل زمان و مکان پر دعائیں قبول ہونے کی صراحت ہے:

1. نماز میں دعا کرنا - سجدے میں، تشہد میں، نماز کے بعد
2. رات کو دعا کرنا- اللہ تعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا پہ نزول جلال فرماتا ہے اور مانگنے والوں کو عطا کرتا ہے اور مغفرت کے طلب گاروں کو بخشش دیتا ہے- (رواه البخاری والترمذي و مسند احمد)
3. اذان اور اقامت کے درمیان دعا- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "الدعاءُ لا يُرَدُّ بين الأذانِ والإقامةِ، فادْعوا ۔اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی، اس وقت خوب دعائیں کیا کرو(رواه البخاری والترمذي والنسائي في الکبری ، و مسند احمد)
4. لیلۃالقدر میں دعا
5. جمعہ کے دن کی مخصوص گھڑی، جو خطبہ جمعہ کے شروع ہونے سے لے کر نمازِ جمعہ کے ختم ہونے تک یا نمازِ عصر کے بعد سے لے کر نمازِ مغرب تک ہوتی ہے
6. میدانِ جہاد میں جب مجاہدین کی صف بندی کی جا رہی ہو
7. تمام رمضان المبارک میں عموماً اور افطاری کے وقت خصوصاً
8. لیلۃالقدر میں دعا

دعا کی قبولیت کے زمان اور مکان

9. کعبہ کو دیکھتے ہوئے
10. بارش نازل ہوتے وقت
11. زمزم پیتے وقت
12. شدید رنج و غم اور مصیبت کے وقت (" إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا" کے ذریعے دعا کرنا
13. ختم قرآن کے بعد
14. صدقہ کے بعد
15. " لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ" پڑھ کے دعا مانگنا (ترمذی، صحیح الجامع البانی)
16. بیمار آدمی کے پاس دعا کرنا (جب تم مریض کے پاس آؤ تو اچھی بات کہو، کیونکہ فرشتے تمہاری ان باتوں پر آمین کہتے ہیں- صحیح مسلم)
17. مظلوم کی دعا- (مظلوم کی بد دعا سے بچو، کہ اللہ اور مظلوم کی بد دعا کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا- بخاری و مسلم)، (مظلوم کی بد دعا قبول ہوتی ہے، چاہے وہ فاجر ہی کیوں نہ ہو، اس کے فاجر ہونے کا نقصان اُسی کو ہوگا (مسند احمد ، صحیح الجامع البانی)

دعا کی قبولیت کے زمان اور مکان

9. والد کی اپنی اولاد کے حق میں دعا -(البيهقي، صحيح الجامع البانی)

18. روزہ دار کی روزے کی حالت میں دعا -(البيهقي، صحيح الجامع البانی)

19. مسافر کی دورانِ سفر دعا -(البيهقي، صحيح الجامع البانی)

20. نیك اولاد کی اپنے والدین کیلئے دعا (جب انسان مر جائے تو تین ذرائع کے علاوہ اس کے تمام عمل منقطع ہو جاتے ہیں: صدقہ جاریہ، نیك اولاد جو مرنے والے کیلئے دعا کرے، یا علم جس سے لوگ مستفید ہوں - صحيح مسلم)

21. ظہر سے پہلے زوال شمس کے وقت دعا – (رسول اللہ ﷺ سورج ڈھلنے کے بعد اور ظہر کے فرائض سے قبل چار رکعت نماز ادا کیا کرتے تھے، اور آپ نے فرمایا: (اس وقت میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور میں چاہتا ہوں کہ اس وقت میرے نیك اعمال اوپر جائیں-الترمذي)

22. ملتزم، یعنی وہ جگہ جو حجر اسود اور خانہ کعبہ کے دروازے کے درمیان ہے، اس پر چمٹ کر دعا کرنا

23. صفا و مروہ پر

24. عرفات میں

25. رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان